13357-اپنی رضاعی خالہ سے شادی شدہ ہے

سوال

کچھ وقت پہلے تک ہمارے ملک میں لونڈی کا وجود پایا جاتا تھا، اسی دوران ایک مسئلہ پیدا ہوا ہم اس کا شرعی حکم جاننا چاہتے ہیں :

ایک شخص کی بیوی آمنہ ہے اوراس کی لونڈی جس کا نام سعدیہ ہے، آمنہ (بیوی) نے بیٹی زینب کودودھ پلایا، اوراسی دوران لونڈی (سعدیہ) نے ایک بیٹی کوجنم دیا جس کا نام حلیمہ رکھا گیا، حلیمہ کی شادی ہوئی اوراس کے ہاں علی نامی بچہ پیدا ہوااوربڑا ہونے کے بعد اس نے زینب (جس نے آمنہ کا دودھ پیا تھا) سے شادی کرلی، اب ان کی شادی کو بھی کئی سال گزر چکے ہیں اوران کے کئی ایک بچے بھی ہیں۔

سوال یہ ہے کہ :

اس شادی کا کیا حکم ہے ؟ اوراگر یہ شادی غیر شرعی ہے توکیامجھے اس کے بارہ میں انہیں بتانا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمدللہ

احکام رضاعت میں یہ شامل ہے کہ دودھ پلانے والی کا دودھ پینے والے اوراس کی اولاد میں بھی اثرانداز ہوتا ہے، لھذا اگر زید نے فاطمہ کا دودھ پیا توزید اوراس کی اولاد فاطمہ کی رضاعی اولاد شمار ہوگی، لیکن زید کے بھائیوں کا دودھ پلانے والی سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

اوردودھ پلانے والی کی جانب سے رضاعت اس کے سب رشتہ داروں میں منتشر ہوگی اورجس نے بھی اس کا دودھ پیا وہ اس کا قریبی شمار ہوگا، تواس طرح دودھ پلانے والی کا خاوند بچے کا رضاعی والد، اوراس کے بھائی اس کے رضائی ماموں ہوں گے، اوردودھ پلانے والی کے والدین بچے کے رضاعی نانا اورنانی شمار ہوں گے۔

اوراگر دودھ پلانے والی کا خاوند کسی اورعورت سے شادی شدہ ہو تویہ عورت دودھ پینے والے بچے کے رضاعی والد کی بیوی شمار ہوگی اوراس سے پیدا ہونے والے رضاعی باپ کی طرف سے رضائی بھائی مانے جائیں گے۔۔ اوراسی طرح باقی رشتہ دار بھی۔

اس لیے کہ حدیث میں وارد ہے کہ عروۃ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ پردہ کے نازل ہونے کے بعد ابوالقیس کے بھائی افلح نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی تومیں نے کہا کہ میں اس وقت تک اجازت نہیں دوں گی جب تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں

اس لیے کہ افلح کے بھائی ابوالقیس نے تومجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ مجھے تودودھ پلانے والی ابوالقیس کی بیوی ہے، میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تومیں نے انہیں عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوالقیس کا بھائی افلح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تومیں نے انکار کردیا اوراسے آنے کی اجازت نہیں دی حتی کہ آپ مجھے اس کی اجازت نہ دے دیں۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

تجھے کس چیز نے اجازت دینے سے منع کیا ؟ وہ تو تیرا چچا ہے ۔

میں نے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مرد نے تو دودھ نہیں پلایا بلکہ مجھے دودھ پلانے والی تو ابو القیس کی بیوی ہے ؟

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اسے اجازت دے دو، تیرے ہاتھ خاک میں ملیں وہ تو تیرا چچا ہے ۔

عروۃ بیان کرتے ہیں کہ اسی بنا پر عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہا کرتی تھیں کہ تم رضاعت سے بھی وہی حرام جانو جو کہ نسب سے حرام کرتے ہو۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (4796) صحیح مسلم حدیث نمبر (1445)

تو یہ حدیث رضاعی والد کے ثبوت پر دلیل ہے اور یہ کہ دودھ پلانے والی عورت کا خاوند رضاعی باپ شمار ہوگا، اور وجہ استدلال یہ ہے کہ ابو القیس کی بیوی نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو دودھ پلایا تو وہ ان کی رضاعی ماں بنیں اور اس کا خاوند ابو القیس رضاعی والد اور اس کے بھائی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے رضاعی چچا بن گئے ۔

تو اسی لیے ابو القیس کے بھائی نے یہ کہا تھا کہ تم مجھ سے پردہ کر رہی ہو حالانکہ میں تمہارا چچا ہوں، دیکھیں صحیح بخاری حدیث نمبر (3644)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے اپنے اس فرمان میں صحیح کہا اور اس کی تائید فرمائی : اسے اجازت دے دو اس لیے کہ وہ تمہارا چچا ہے تیرے ہاتھ خاک میں ملیں ۔

دیکھیں المغنی مع شرح الکبیر (199/9) اور الموسوعۃ الفقھیۃ (248/22) ۔

تو اس طرح سوال میں مذکور مسئلہ کا بیان کچھ اس طرح ہے :

زینب نے آمنہ کا دودھ پیا جو آمنہ کی رضاعی بیٹی بنے گی، اور اسی طرح آمنہ کے خاوند کی بھی رضاعی بیٹی بنے گی، اگر رضاعت کی تعداد پانچ ہے اور دودھ پینے والے بچے کی عمر دو سال سے کم ہے تو پھر آمنہ کا خاوند اس بچے کا رضاعی والد ہوگا ۔

تو اس بنا پر خاوند کی لونڈی سعدیہ سے پیدا شدہ بیٹی حلیمہ والد کی طرف سے زینب کی رضاعی بہن بنے گی اور حلیمہ کی اولاد اور ان میں علی بھی شامل ہے زینب کے لیے محرم ہوگی اس لیے کہ وہ ان کی رضاعی خالہ ہے لھذا ان کا اس سے شادی کرنا صحیح نہیں ۔

اور آپ نے سوال میں جو یہ ذکر کیا ہے کہ علی نے زینب سے شادی کرلی ہے جو کہ غیر شرعی اور باطل ہے اس لیے اسے فوری طور پر اسے چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ اس نے اپنی رضاعی خالہ سے شادی کی ہے جو کہ حرام ہے ۔

اور ان دونوں کی پیدا شدہ اولاد کے بارہ میں ہم یہ کہیں گے کہ اس شادی سے جو اولاد پیدا ہوئی ہے وہ شرعی اولاد ہے اور اپنے والد علی کی طرف منسوب ہوں گے، کیونکہ اسے وطئ شبہ شمار کیا جائے گا اور اہل علم کے ہاں شبہ کی وطئ سے نسب کا الحاق ہوجاتا ہے ۔

شیخ علامہ عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال پوچھا گیا :

میں نے کسی عورت کا دودھ پیا تو پھر اس کے خاوند نے کسی دوسری عورت سے شادی کرلی اور اس کی دوسری بیوی کے ہاں بیٹے پیدا ہوئے تو کیا یہ بچے میرے بھائی شمار ہوں گے ؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

جواب :

اگر رضاعت کی تعداد پانچ یا اس سے زیادہ ہو (یعنی بچے نے پانچ بار یا اس سے زیادہ پستان منہ میں ڈال کر دودھ پیا ہو) اور دودھ خاوند کا ہو یعنی بچے کی پیدائش کی بنا پر آیا ہو تو وہ بچے والد کی جانب سے اس کے رضاعی بھائی ہوں گے ۔ دیکھیں فتاوی السلامیۃ (323/3) ۔

اور شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے اسی طرح کا مندرجہ ذیل سوال پوچھا گیا :

سوال ؟

بیوی سے دخول کر لینے کے بعد مجھے علم ہوا کہ یہ تو میری رضاعی بہن ہے ، اس لیے کہ میں نے اس کی بہن کے ساتھ دودھ پیا تھا ، تو کیا یہ اس حالت میں مجھ پر حرام ہوگی ؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

جواب :

جی ہاں اگر معاملہ اسی طرح ہو جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے اور آپ نے اپنی سالی کے ساتھ اس کی ماں کا دودھ پیا ہے تو یہ حرام ہے ، یعنی وہ اس طرح کہ آپ نے اپنی بیوی کی ماں کا دودھ پیا یا پھر بیوی کے والد کی دوسری بیوی کا دودھ پیا ہے تو اس حالت میں آپ اس کے بھائی بنیں گے اور یہ نکاح باطل ہوگا ۔

لیکن یہ ضروری ہے کہ آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ دودھ کا اثر اس وقت ہوتا ہے جب وہ دو برس سے کم کی عمر میں اور پانچ رضاعت یعنی پانچ بار یا اس سے زیادہ پیا جائے ، اور اگر اس سے کم تعداد میں ہو تو پھر حرمت ثابت نہیں ہوتی ۔

جب آپ کو یقین ہو کہ آپ نے اپنی بیوی کی والدہ سے پانچ بار یا اس سے زیادہ دو برس کی عمر کے دوران دودھ پیا ہے تو آپ پر ضروری اور واجب ہے کہ آپ فوری طور پر ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائیں کیونکہ یہ نکاح صحیح نہیں ۔

اور اس کا علم ہونے سے پہلے پیدا ہونے والی اولاد شرعی طور پر آپ کی طرف ہی منسوب ہوگی ، اس لیے یہ بچے ایسی وطئ کے نطفے سے پیدا ہوئے ہیں جو کہ شبہ کی وطئ ہے اور شبہ کی وطئ سے اہل علم کے ہاں نسب کا الحاق ہوتا ہے ، دیکھیں فتاوی اسلامیۃ (329/3) ۔

اور یہ بھی ضروری ہے کہ آپ انہیں اس کے بارہ میں بتا دیں تا کہ آپ نصیحت میں اس حق کو ادا کر سکیں ، اور برائی کا بھی سدباب ہو ، اس لیے کہ ان کا آپس میں اسی حالت میں باطل شادی پر ہی رہنا برائی اور منکرات میں شامل ہے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمان ہے کہ :

(تم میں سے جو بھی کوئی برائی دیکھے اسے چاہیے کہ وہ اس برائی کو اپنے ہاتھ سے روکے ، اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے وہ برائی اپنی زبان سے روکنی چاہئے ۔ ۔ ۔ ۔) صحیح مسلم ۔

اللہ تعالی ہر شخص کو اپنے پسندیدہ اور رضا کے کام کرنے کی توفیق بخشے ۔

واللہ اعلم.